9588-کیا اجباری معاملات میں مسلمان استخارہ کرے ؟

سوال

مجھ سے ایک بھائی نے کسی بھی پراجیکٹ یا کام کے لیے استخارہ کے جواز کے متعلق دریافت کیا، ہمیں جابر رضی اللہ تعالی عنہ کی مندرجہ ذیل حدیث کا علم تو ہے :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سب امور میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے ...." یہ حدیث بخاری شریف میں ہے.

لیکن اگر کوئی شخص الزامی کام کے لیے استخارہ کرے تو پھر! کیونکہ میں حدیث میں وارد لفظ کلھا یعنی سب امور کو نہیں سمجھ سکا، آیا سب امور کو شامل ہے یا کہ بطور اغلبیت ذکر ہوا ہے، کیونکہ میری سمجھ کے مطابق عربی لغت میں کل سے مراد اغلبیت ہے.

تو کیا جناب فضیلۃ الشیخ آپ حدیث میں وارد کلمہ "کلھا" کی کچھ وضاحت فرمائیں گے ؟
اور کیا اجباری معاملات میں بھی استخارہ کیا جا سکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

واجبات سرانجام
دینے میں کوئی اختیار نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے یہ ہم پر لازم کیے ہیں، اور
اسی طرح حرام اشیاء اور کاموں کو ترک کرنے میں بھی کوئی اختیار نہیں، لھذا ایسا عمل
جسے کیے بغیر کوئی چارہ نہ ہو اس میں استخارہ کا کوئی معنی نہیں، اور اس میں
استخارہ مشروع نہیں ہے.

بلکہ استخارہ تو مباح کاموں میں سے
ایک کی ترجیح کے لیے ہے، اور اسی طرح کئی ایک مستحبات میں سے ایک مستحب کی تعیین کے
لیے استخارہ کیا جاتا ہے، مثلا یہ کہ وہ کونسے ملک اور شہر میں علم حاصل کرنے کے
لیے جائے، یا پھر کس استاد اور شیخ سے علم حاصل کرے، یا کونسے درس میں بیٹھے، تو اس
میں مشورہ کرے اور پھر جو اسے راجح لگے اس میں استخارہ کر لے.

اور اسی طرح کسی خاص اور معین عورت
سے شادی کرنے کے لیے استخارہ کر سکتا ہے، یا پھر اس برس یا اس کے بعد نفلی حج کرنے
میں استخارہ کر سکتا ہے، اور اسی طرح ہر اس چیز میں جس میں اسے تردد ہو، تو یہ اس

قول "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سب امور میں استخارہ کرنے کی تعلیم دیتے تھے" میں داخل ہوگا.

واللہ اعلم.